Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ بدھ: ۳-شعبان ۱۴۱۳ھ، ۲۷-صلح ۱۳۷۲ہش، ۲۷-جنوری ۱۹۹۳ء نمبر ۲۳

خوش قسمت کون ہے

خوش قسمت وہ شخص نہیں ہے جس کو دنیا کی دولت ملے۔ اور وہ اس دولت کے ذریعہ ہزاروں آفتوں اور مصیبتوں کا مورد بن جائے بلکہ خوش قسمت وہ ہے جس کو ایمان کی دولت ملے اور وہ خدا کی ناراضگی اور غضب سے ڈرتا رہے۔ اور ہمیشہ اپنے آپ کو نفس اور شیطان کے حملوں سے بچاتا رہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی رضا کو وہ اس طرح پر حاصل کرے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اصل میں توکّل ہی ایک ایسی چیز ہے کہ انسان کو کامیاب و بامراد بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (—) جو اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو کافی ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ سچّے دل سے توکّل کے اصلی مفہوم کو سمجھ کر صدقِ دل سے قدم رکھنے والا ہو اور صبر کرنے والا اور مستقل مزاج ہو۔ مشکلات سے ڈر کر پیچھے نہ ہٹ جاوے۔ دنیا گذشتنی اور گذاشتنی ہے اور اس کے کام بھی ایسے ہی ہیں۔ پس انسان کو لازم ہے کہ اس کا غم نہ کرے۔ اور آخرت کا فکر زیادہ رکھے۔ اگر دین کے غم انسان پر غالب آجاویں تو دنیا کے کاروبار کا خود خدا متکفّل ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۵۴۳)

بوسنیا کے مسلمانوں پر مظالم

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"بہت بدنصیبی ہے انسان کی کہ انسان نے مذہب کے نام پر دوسرے انسانوں کے لئے نفرتیں پیدا کر دی ہیں۔ اور مذہب کے نام پر انسان کو انسان کے قریب لانے کی بجائے انسان کو انسان سے دُور کرتا چلا جا رہا ہے۔ کسی ایک مذہب کا یہ حال نہیں دو مذاہب کا یہ حال نہیں تمام مذاہب کے رہنما آج کل اسی شغل میں مصروف ہیں۔ کہیں یہودیت کے نام پر دوسروں سے نفرت کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ کہیں عیسائیت کے نام پر لوگوں کے جذبات کو بھڑکایا جا رہا ہے۔ کہیں ہندو مت کے نام پر انسان کو ظلم کرنے کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ کہیں اسلام کے نام پر! وہ نام جو صلح اور صفائی اور امن کا نام ہے۔ وہ نام جو محبت کا نام ہے جو خدا کی طرف سے یہ پیغام ہے کہ مسلمان کی طرف سے تمام دنیا ہمیشہ کے لئے امن میں آچکی ہے۔ اس نام پر بھی ظلم و ستم کرنے ان کے حقوق چھیننے کی تعلیم دی جا رہی ہے اور تمام مذاہب کی بنیادی حقیقتوں کو یکسر فراموش کر دیا گیا ہے یورپ کے لوگ جو تمام دنیا کو بظاہر امن کا پیغام دیتے ہیں۔ بوسنیا کے مسلمانوں کا قتلِ عام دیکھ رہے ہیں اور ایسے ایسے خوفناک نظارے دیکھ رہے ہیں جن کی نظیر ہٹلر کے زمانے میں بھی مشکل سے ملے گی۔ دیہات کے دیہات ظالمانہ طور پر اس طرح قتل کر دیئے گئے ایک گاؤں کے کچھ باشندے جو بمشکل جان بچا کر یورپ پہنچے۔ ان سے جب ہمارے احمدی دوست ملنے کے لئے گئے ان سے ہمدردی کی۔ محبت کا اظہار کیا۔ انہوں نے مجھے لکھا کہ ایسی کیفیت تھی کہ ان کے جذبات سرد پڑ چکے تھے معلوم ہوتا تھا کہ انسانیت خشک ہو گئی ہے کچھ سمجھ نہیں آتی تھی کہ کیا کریں۔ کچھ دیر محبت اور پیار کے نتیجے میں ہلکی ہلکی سی محبت کی نرمی پیدا ہونی شروع ہوئی جیسے زندگی میں لوٹ کر آ رہے ہوں اور پھر انہوں نے بتایا کہ ہم چند آدمی بوسنیا کے جس گاؤں سے بچ کر آ رہے ہیں اس کی ۲۵ ہزار کی آبادی تھی۔ تمام کی تمام تہہ تیغ کر دی گئی ہے۔ ہم جو چھپ کر اس جگہ سے بچ کر نکلے ہیں ہمارے سوا ایک بھی زندہ باقی نہیں۔

تو اس طرح دیہات کے دیہات قتلِ عام ایسے کئے جا رہے ہیں کہ کبھی تاریخ میں پڑھتے تھے کہ ہلاکو خان نے کئے یا قبلائی خان نے کئے یا چنگیز خان نے کئے۔ وہ تاریخی باتیں تھیں جو اس زمانے میں تصوّر بھی نہیں کی جا سکتی تھیں کہ ایسا ہوگا لیکن یورپ میں عیسائیت کے نام پر دنیا کو محبت کا پیغام دینے والے یورپ میں بھی آج وہ ساری سفاکی کی داستانیں دہرائی جا رہی ہیں۔"

مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب انتقال فرما گئے

سابق مربی سلسلہ امریکہ فلپائن و انڈونیشیا مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب اچانک دل کا دورہ پڑنے سے ۲۵ جنوری ۱۹۹۳ء کو انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۷۸ سال تھی۔ آپ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے بانی اراکین میں شامل تھے۔ آپ کو ایک سال (۵۶-۱۹۵۵ء) بطور نائب ناظر امور خارجہ اور دو سال ۶۶-۱۹۶۴ء میں بطور نائب اور قائمقام وکیل الدیوان تحریک جدید خدمات کی بھی توفیق ملی۔ امریکہ میں خدمت کے دوران یو این او کے نمائندگان اور اہم شخصیات سے رابطہ کرنے کا موقع ملتا رہا۔

۲۶ جنوری کو صبح نو بجے احاطہ دفتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے جنازہ پڑھایا آپ ۱/۲ حصّہ کے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مولانا موصوف نے ہی دُعا کرائی۔

آپ نے بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں اپنے پیچھے چھوڑے ہیں۔ بڑی بیٹی مکرم باسط احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ کی اہلیہ محترمہ ہیں۔ احباب سے ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواستِ دُعا

مکرم فیض محمد صاحب صادق ایڈووکیٹ (برادر مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب) جنہوں نے حال ہی میں انگلستان سے سر کا اپریشن کروایا تھا، کی طبیعت خراب ہے۔ چکر آ رہے ہیں۔ چلنا مشکل ہے۔ چہرہ پر سوزش ہے۔ سردی زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ احباب سے خصوصی دُعاؤں کی درخواست ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۷۔ صلح ۱۳۷۲ ہش
۲۷۔ جنوری ۱۹۹۳ء

صبر اور استقلال

کہہ سکتے ہیں کہ صبر اور استقلال دونوں جڑواں بھائی ہیں۔ ایک کا دوسرے کے بغیر تصوّر ہی ممکن نہیں۔ صبر میں استقلال کی ضرورت ہے اور استقلال صبر کے بغیر ہو ہی نہیں سکتا۔ لمحہ بھر کیلئے صبر کیا اور پھر واویلا شروع کر دیا تو اس صبر میں استقلال نہ ہوُا۔ اور کام کرتے کرتے کبھی چھوڑ دیا اور کبھی پھر شروع کر دیا تو اس میں صبر کا عنصر نہ ہوُا۔ غرضیکہ صبر کے لئے استقلال ضروری ہے اور استقلال صبر کے بغیر ممکن نہیں۔

ہم زندگی میں کسی بھی شعبہ کے متعلق بات کریں تو ہم دیکھیں گے کہ یہی دو باتیں۔ صبر اور استقلال۔ لازمی جزو ہیں۔ اور کامیابی کا راز انہی دو باتوں میں مضمر ہے۔ جو شخص ذرا ذرا سی بات پر بے صبری کا اظہار کرتا ہے وہ کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتا۔ اور اگر دیکھ بھی لے تو بہت لمبے عرصہ کے بعد اور بڑی بے چینی کے لمحات میں سے گذر کر۔ اس سے پریشانی بھی ہوئی اور کامیابی میں بھی تاخیر ہوئی۔ صبر کے ساتھ کام جاری رکھا جائے تو یقیناً وقت بھی کم لگتا ہے اور پریشانی بھی کم ہوتی ہے۔ بلکہ ہوتی ہی نہیں۔ یہی بات استقلال کے متعلق کہی جا سکتی ہے۔ استقلال سے کام جاری رکھا جائے۔ تو تسلسل بھی رہے کامیابی بھی یقینی ہو جائے اور کامیابی کے حصول میں وقت بھی زیادہ نہ لگے۔

دنیا کے کاموں میں بھی صبر اور استقلال کی ضرورت ہے اور دین کے کاموں میں بھی۔ دعا کے سلسلہ میں تو کہا جاتا ہے نا کہ بعض اوقات۔ بلکہ اکثر اوقات۔ انسان بے صبری میں دعا کی قبولیت کا موقعہ کھو دیتا ہے۔ کنوئیں کی مثال دی جاتی ہے کہ ۳۵ فٹ پر پانی آنا ہو اور انسان ۳۴ فٹ کھود کر چھوڑ دے تو پانی سے محروم رہے گا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ سلامتی نازل فرماتا رہے۔ یہ مثال اکثر بیان فرمایا کرتے تھے۔ اور تلقین فرماتے تھے کہ دعا میں بے صبری نہیں ہونی چاہیئے۔ استقلال کے ساتھ اسے جاری رکھنا چاہیئے۔ اور صرف دعا ہی کی بات نہیں ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں اسی رویّہ کی ضرورت ہے۔ نیک کام کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ اگر اس میں دوام نہ ہو۔ جسے استقلال بھی کہا جا سکتا ہے۔ تو وہ نیک کام ضائع ہو جاتا ہے۔ گویا کہ نیکی ہو اور نیکی میں استقلال ہو تو پھر وہ نیکی صحیح معنوں میں نیکی کہلا سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہر اچھے کام کو صبر کے ساتھ اور استقلال کے ساتھ کر سکیں اور نیکیوں میں دوام اختیار کر سکیں۔

بوسنیا ہو یا کشمیر
دوزخ کی ہیں یہ تصویر
مَولا ان کا ہاتھ پکڑ
اور بدل ان کی تقدیر

ابوالاقبال

○

اُنہیں کے ذکر کی رعنائیوں کو عام کریں
ہر ایک لمحہ ہر اک گام ان کے نام کریں

اُنہیں کی یاد سے تنہائیوں کی بزم سجے
اُنہیں کی بزم میں سجدے کریں قیام کریں

اُنہیں کا جلوہ چراغوں کی لَو میں دیکھیں ہم
اُنہیں کی ضَو کو مہ و مہر میں سلام کریں

ہر ایک چیز کہ ظرف اس کا ہو تو کچھ بھی ہو
اُنہیں کی ہے یہ سمجھ کر ہم احترام کریں

ہے نیکیوں کا تسلسل ہی نیکیوں کی جزا
یہی ہے ان کا ارادہ یہی ہے ان کی رضا

دعا کریں یہ سمجھ کر کہ مان لیں گے وہ
اگر نہ مانیں تو یہ بھی کرم کا ہے جلوہ

اُنہیں تو مدنظر ہے ہماری ہی بہبود
اُنہیں کی دین ہے ہر چیز ہے اُنہیں کی عطا

جو ہم کو مل نہ سکا اس میں کوئی خیر نہ تھی
جو مل گیا وہ عنایات کا خزانہ تھا

ہر ایک شے میں نسیم ان کو دیکھتے رہیئے
ہر ایک بات میں مدنظر رہے تقویٰ

نسیمؔ سیفی

سربراہان اور دانشوروں کو لکھیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اگر بچے اپنی زبان میں ایک بات لکھ سکتے ہیں تو کیوں نہ لکھیں۔ بعض دفعہ بچوں کی زبان زیادہ دل پر اثر کرتی ہے ..... بچے بھی لکھیں۔ جس حد تک توفیق ہے۔ ملکوں کے سربراہوں کو لکھیں، دانشوروں کو لکھیں، مولویوں کو لکھیں، پنڈتوں کو لکھیں، پادریوں کو لکھیں کہ خدا کا خوف کرو۔ مذہب کا رہے گا کیا اگر اخلاق دنیا سے اٹھ گئے۔ اگر انسانیت ہی قائم نہ رہی تو کیا خدا حیوانوں سے رشتے قائم کرے گا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

اس سے پہلے حضرت امام جماعت الثانی کی لندن سے روانگی اور بٹالہ سے بذریعہ موٹر قادیان کے لئے روانہ ہونے تک کچھ امور بیان کئے جا چکے ہیں اب اس سے آگے۔

ادھر حضور روانہ ہوئے یعنی بٹالہ سے قادیان کے لئے ادھر قادیان کے سب چھوٹے بڑے اس مقام کی طرف جانا شروع ہو گئے جو استقبالیہ کمیٹی نے قادیان اور بٹالہ کی سڑکوں کے مقام اتصال پر کنویں کے پاس مقرر کیا تھا یہ جگہ شامیانے لگا کر قطعات اور رنگ برنگ جھنڈیوں سے سجا کر نہایت خوبصورت بنائی گئی تھی۔ بیٹھنے کے لئے بنچ رکھے گئے تھے۔ اور سڑک پر بہت خوبصورت دروازہ بنایا گیا۔ جس پر اھلاً و سھلاً و مرحبا کے علاوہ دوسرے قطعات بھی آویزاں تھے۔ حضور کی تشریف آوری سے قبل بہت بڑا مجمع ہو گیا جس میں قادیان اور بیرونی جماعتوں کے احمدیوں کے علاوہ قادیان کے غیر از جماعت، آریہ اور سکھ اصحاب بھی تھے۔ منتظمین نے نہایت عمدگی سے تمام احباب ایک ترتیب کے ساتھ سڑک سے لے کر شامیانوں تک کھڑے کر دیئے۔ سب سے آگے حضرت مولوی شیر علی صاحب، حضرت میر محمد اسحاق صاحب اور خاندان بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے افراد کھڑے تھے۔

اس وقت ہر فرد ہمہ تن چشم انتظار بن کر سڑک کی طرف ٹکٹکی لگائے ہوئے تھا۔ کہ دور سے حضرت امام جماعت الثانی کی موٹر نظر آئی۔ اور سب کے چہرے خوشی اور مسرت سے کھل گئے۔ ہر ایک کا جی چاہتا تھا کہ اڑ کر سب سے پہلے اپنے محبوب آقا کے پاس پہنچے اور زیارت کرے۔ لیکن انتظام کی پابندی کی وجہ سے مجبور تھے۔ حضور بھی اپنے خدام کے وفور شوق کو جانتے تھے اس لئے حضور نے بھی انتظام کی پابندی کرانے کے لئے کہلا بھیجا کہ ہر ایک شخص اپنی اپنی جگہ کھڑا رہے۔ اپنی جگہ چھوڑ دینے والے سے مصافحہ نہیں کیا جائے گا۔

یہ ارشاد پہنچ جانے کے بعد حضور کی موٹر آہستہ آہستہ آگے بڑھی۔ موٹر پر سبز جھنڈا لہرا رہا تھا۔ جو چوہدری علی محمد صاحب پکڑے ہوئے تھے۔ جب حضور دروازہ کے پاس پہنچے تو پہلے حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پھر حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے مصافحہ و معانقہ کیا۔ اس کے بعد حضور نے بہت دیر تک باری باری باقی تمام مجمع سے مصافحہ کیا جب سب لوگ مصافحہ کر چکے تو حضور نے آگے بڑھ کر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کو گلے لگا لیا اور دیر تک معانقہ فرمایا۔ اس وقت حضرت صاحبزادہ صاحب کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا رہے تھے۔ آپ کے بعد حضور نے حضرت نواب محمد علی خانصاحب اور حضرت میر محمد اسماعیل صاحب سے معانقہ فرمایا۔ اور پھر تمام مجمع کے ساتھ دعا فرمائی۔ حضور اپنے رفقاء سمیت قادیان کی طرف پیدل ہی چل دیئے۔ اس وقت ایک عظیم الشان ہجوم ساتھ تھا۔ حضور قصبہ میں داخل ہونے سے پہلے باغ میں پہنچے اس وقت پھولوں کے بہت سے ہار حضور کے گلے میں تھے حضور نے اس موقعہ پر فرمایا اگر یہ جائز ہوتا تو میں سارے پھول حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مزار مبارک پر چڑھا دیتا کیونکہ یہ فتوحات کا نشان آپ ہی کے طفیل اور آپ ہی کے ذریعہ حاصل ہوا ہے۔ اس کے بعد حضور نے مقبرہ بہشتی کے پاس پہنچ کر مٹی کے لوٹے سے پانی پیا۔ پھر وضو کیا۔ اور مزار حضرت بانی سلسلہ عالیہ پر اکیلے دعا کرنے کو تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضور نے اپنے رفقاء سفر بھی پاس بلائے۔ پھر سب نے مل کر دعا کی۔ دعا کرنے کے بعد حضور نے اپنے نانا جان حضرت میر ناصر نواب صاحب کی قبر پر کھڑے ہو کر (جو آپ کے اس سفر کے دوران انتقال فرما گئے تھے) نماز جنازہ پڑھی۔

مقبرہ بہشتی سے قصبہ میں داخل ہونے لگے تو حضور نے فرمایا حافظ روشن علی صاحب۔ داخلہ شہر کی دعا پڑھیں گے سب دوست اسے بلند آواز سے دہراتے جائیں اس پر حافظ صاحب دعا کا لفظ لفظ بلند آواز سے پڑھتے اور سارا مجمع اسے دہراتا۔

حضور میاں محمد اسماعیل صاحب و میاں محمد عبداللہ صاحب جلد ساز کے مکان سے متصل راستے میں سے گذرتے ہوئے مہمان خانہ کے قریب پہنچے جہاں حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے لنگر خانہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے خیر مقدم کیا۔ یہاں نواب محمد عبداللہ خانصاحب کے فرزند میاں عباس احمد صاحب اونچے چبوترے پر بٹھائے گئے تھے۔ جن کی طرف سے حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے ایک نان حضور کی خدمت میں یہ کہتے ہوئے پیش کیا کہ یہ تیرے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔

حضور نے نان لیا اور اپنے رفقاء میں تقسیم کر دیا۔ اس کے بعد جلوس پھر بلند آواز سے حمد کا یہ ترانہ پڑھتا ہوا آگے بڑھا۔ مدرسہ احمدیہ کی طرف سے سکول کے دروازوں کے قریب خیر مقدم اور خوش آمدید کے رنگین اور سنہری قطعے آویزاں تھے۔ احمدیہ چوک میں پہنچ کر حضور نے سارے مجمع سمیت واپسی کی دعا پڑھی۔ اس وقت کا نظارہ نہایت ہی رقت آمیز اور موثر تھا۔ خود حضور کی آواز میں رقت اور آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے تھے۔ اور حاضرین بھی فرط مسرت سے رو رہے تھے۔ اور بعض کی چیخیں بھی نکل گئیں۔ اس رقت انگیز حالت میں حضور نے ڈبڈبائی آنکھوں اور دردناک لہجہ میں فرمایا.......

یہ الفاظ فرمانے کے بعد حضور اس دروازہ میں سے گذر کر جو بیت مبارک کے نیچے نہایت خوبصورتی کے ساتھ بنایا اور بیل بوٹوں سے سجایا گیا تھا۔ مسقف گلی میں سے ہو کر سیڑھیوں سے بیت مبارک میں تشریف لے گئے اور بیت کے اس حصہ میں جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ابتدائی زمانہ میں "بیت" تھی۔ حضور نے باجماعت دو رکعت نفل اپنے رفقاء سمیت ادا فرمائے نماز کے بعد حضور مجمع کو (سلام) کہہ کر اپنے گھر تشریف لے گئے۔

اس طرح حضور کا یہ مبارک اور تاریخی سفر جو تقریباً چار ماہ پہلے ۱۲ جولائی ۱۹۲۴ء کو شروع ہوا تھا۔ ۲۴ نومبر ۱۹۲۴ء کو بخیر و خوبی ختم ہوا۔ اور آپ یورپ کے لمبے اور طویل سفر سے کامیاب و کامران فتح مندی و کامرانی کا جھنڈا لہراتے ہوئے قادیان کی مقدس سرزمین میں رونق افروز ہوئے۔

احباب اسیران راہ مولیٰ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ تعالیٰ ان کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

شذرات

امریکہ کی دھمکی مسترد

سرکاری ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ پاکستان کی حکومت نے امریکہ کے حکام سے کہہ دیا ہے کہ پاکستان کا کوئی ایسا ارادہ نہیں ہے کہ وہ کشمیریوں کی سفارتی سیاسی اور اخلاقی مدد کو ترک کر دے۔ مقبوضہ کشمیر کے باشندے اپنی جائز کوشش میں مصروف ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اقوام متحدہ کی منظور کردہ قراردادوں کے مطابق انہیں رائے شماری کا موقع دیا جائے اور جب تک یہ موقع انہیں نہیں ملتا وہ اپنی مزاحمت کا عزم لے کر کھڑے ہوئے ہیں۔ پاکستان ان حالات میں کسی ملک کی دھمکیوں سے ڈرے بغیر کشمیر کی اخلاقی سیاسی اور سفارتی مدد جاری رکھے گا۔ امریکہ کو یہ امید نہیں رکھنی چاہیئے کہ پاکستان کشمیریوں کو اس مدد سے محروم کر دے گا۔ امور خارجہ کے وزیر مملکت محمد صدیق خان کانجو نے ایک بیان دینے کا اعلان کیا ہے جو وہ قومی اسمبلی میں دیں گے اور جس میں وہ کھل کر اس بات کا اظہار کریں گے کہ پاکستان کسی ملک کے دباؤ میں آ کر کشمیریوں کی مدد کو کسی طرح بھی ترک نہیں کرے گا۔ امریکہ نے جو پاکستان کو ۱۸۰ دن دیئے ہیں کہ وہ اس بات کو ثابت کرے کہ وہ دہشت گرد نہیں ہے اسے مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ کسی ملک کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ پاکستان کو دہشت گرد قرار دے۔ مقبوضہ کشمیر میں کشمیری اب از خود مزاحمت جاری رکھے ہوئے ہیں اور اسی طرح جو کچھ ہندوستان کے صوبہ پنجاب میں ہو رہا ہے وہ بھی سکھوں کی اپنی کارگزاری ہے اور ان دونوں علاقوں میں پاکستان کا کوئی ہاتھ نہیں۔

ان ذرائع نے یہ بھی بتایا ہے کہ پاکستانی حکومت اسمبلی کے ارکان کو اعتماد میں لینا چاہتی ہے اور وہ ان پر یہ واضح کر دینا چاہتی ہے کہ امریکہ کی حکومت نے دہشت گردی کے سلسلے میں پاکستان کو جو دھمکیاں دی ہیں ان کی ہمارے نزدیک کوئی اہمیت نہیں۔ حکومت نے امریکی حکام کو بتا دیا ہے کہ انہیں چاہیئے کہ وہ

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ کشمیر کا ایک اہم ورق

اقوامِ متحدہ میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی شاندار تقریر

بفضلہ تعالیٰ مزاجِ گرامی بخیر ہوں گے ۔ کل جموں و کشمیر سے متعلق ایک دوست کی طرف سے عاریۃً پیش کردہ ایک کتاب کا کچھ حصہ پڑھنے کا موقع ملا۔ اس کتاب کا نام ہے THE DEVELOPMENT OF THE CONSTITUTION OF JAMMU AND KASHMIR اور اس کے مصنف ہیں جموں و کشمیر ہائی کورٹ کے جج A DARSH SEIN ANAND اس کتاب میں مسئلہ کشمیر کے متعلق اقوام متحدہ میں ہندوستانی اور پاکستانی مندوبین کے ابتدائی معرکہ اور اس کے نتیجہ میں منظور ہونے والی پہلی قرار داد کا بھی کچھ ذکر کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ہندو مصنف نے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی قوتِ بیان و استدلال کو مختصر لیکن عمدہ خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ نیز سیکورٹی کونسل میں ان کی تقریر کے دو تین جملے جو اقوام متحدہ کے ریکارڈ سے درج کئے ہیں۔

متعلقہ تین چار صفحات کا ترجمہ ارسال خدمت ہے۔ امید ہے آپ اسے پسند فرمائیں گے اور قارئین "الفضل" کے لئے معلومات افزا پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ صحت و سلامتی اور عافیت سے رکھے۔ عاجزانہ درخواستِ دعا کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں۔

پروفیسر راجہ نصر اللہ خان

جج موصوف اپنی تصنیف (مطبوعہ ۱۹۸۰ء) THE DEVELOPMENT OF THE CONSTITUTION OF JAMMU AND KASHMIR "جموں و کشمیر کے آئین کا ارتقاء" کے صفحہ ۱۰۰ پر شروع جنوری ۱۹۴۸ء میں بھارت کی طرف سے مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ میں لے جانے کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔ (ترجمہ)

"بھارت نے اقوام متحدہ کے چارٹر کی دفعہ ۳۵ کا سہارا لیا اور پاکستان کے خلاف سلامتی کونسل کے پاس شکایت کی دفعہ ۳۵ کے تحت کوئی بھی ممبر ملک اس بات کا حق رکھتا ہے کہ وہ کسی ایسی صورتِ حال کو سلامتی کونسل کے سامنے لائے جس سے بین الاقوامی امن کو خطرہ لاحق ہو۔

بھارت کا پرزور مقدمہ

بھارت نے سلامتی کونسل سے اپیل کی کہ:

(۱) حکومت پاکستان کے فوجی اور سول عملہ کو ریاست جموں و کشمیر پر حملہ میں حصہ لینے یا مدد کرنے سے روکا جائے۔

(۲) دوسرے پاکستانی شہریوں پر زور دیا جائے کہ وہ ریاست جموں و کشمیر کی لڑائی میں کسی قسم کی شرکت کرنے سے باز رہیں۔

(۳) پاکستان حملہ آوروں کو مندرجہ ذیل چیزوں کی اجازت نہ دے۔

(ا) کشمیر کے خلاف کارروائی میں اس کے (پاکستان کے) علاقہ تک رسائی یا اس کا استعمال

(ب) فوجی اور دوسری قسم کی رسد

(ج) ہر قسم کی امداد جو موجودہ کشمکش کو طول دینے کا باعث ہو (سیکورٹی کونسل کی دستاویز مورخہ ۲ جنوری ۱۹۴۸ء) یہ تھا بھارت کا مقدمہ اور جیسا کہ لارڈ برڈ ووڈ (BIRDWOOD) نے اپنے مضمون مطبوعہ "فورٹ نائٹلی ریویو" لندن۔ اگست ۱۹۵۲ء میں بیان کیا ہے:

"پس پاکستان کی طرف سے غیر قانونی جارحیت اور ہندوستان کے ساتھ کشمیر کا قانونی الحاق بھارتی مقدمے کی اساس ہے"

پاکستان کا جوابی موقف

۱۵۔ جنوری ۱۹۴۸ء کو حکومت پاکستان کی طرف سے سلامتی کونسل کے سیکرٹری جنرل کو ایک خط پہنچایا گیا جس میں ہندوستانی الزامات کا سختی سے رد کیا گیا تھا اس خط میں ہندوستان پر جوابی الزامات عائد کئے گئے ان میں یہ الزامات بھی شامل تھے

(۱) تقسیم ملک کی سکیم کو تہس نہس کرنے کی متواتر کوشش۔

(۲) مشرقی پنجاب اور پنجاب کی نوابی ریاستوں میں بسنے والے مسلمانوں کے قتل عام کی سوچی سمجھی اور وسیع مہم

(۳) دھوکہ دہی اور تشدد کے ذریعہ کشمیر کے الحاق کا حصول۔

پاک و ہند کے مندوبین کا مقابلہ

سلامتی کونسل کی طویل بحث و تمحیص کے تمام عرصہ میں ہندوستانی نمائندوں نے اپنی تقریباً تمام تر توجہ قبائلی حملے اور ہندوستان کے ساتھ کشمیر کے الحاق کی قانونی حقیقت کے موضوع پر ہی مرکوز رکھی۔ یہ درحقیقت اصل محدود سا مسئلہ تھا جسے اقوام متحدہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ ہندوستانی مندوب نے اپنے ابتدائی بیان کو ان الفاظ پر ختم کیا۔

(بحوالہ رپورٹ سلامتی کونسل مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۴۸ء)

"ہم نے سلامتی کونسل میں ایک آسان اور سیدھا سادا مسئلہ پیش کیا ہے۔ کشمیر کی سرزمین پر یورش کرنے والوں اور حملہ آور ہونے والوں کی دستبرداری اور اخراج اور جنگ کا خاتمہ۔ یہی اولین اور تنہا کام ہے جس سے ہمیں سروکار رکھنا ہے"......

ہندوستانی مندوب کے بیان کے بعد پاکستان کے سر محمد ظفر اللہ خان کی شاندار تقریر ہوئی۔ انہوں نے اس مسئلہ کو وسعت دینے کی ہر لحاظ سے کوشش کی۔ چنانچہ انہوں نے سلامتی کونسل میں اپنی ابتدائی تقریر میں واضح کیا۔ "یہ مسئلہ ہمیں نہ ہی اتنا آسان اور نہ ہی اتنا سیدھا سادہ دکھائی دیتا ہے جتنا کہ ہندوستانی نمائندہ نے اسے بیان کرنے کی کوشش کی ہے...... اور یہ لازم ہے کہ سلامتی کونسل کے سامنے کشمیر کے اس مسئلہ کا پورا پس منظر اجاگر کیا جائے"

(دفتری ریکارڈ سیکورٹی کونسل ص۳۱)

کچھ دن بعد (دوران بحث) انہوں نے مزید واضح کیا: "جو کچھ کشمیر میں ہو رہا ہے وہ اس عمل کا تسلسل ہے جو مشرقی پنجاب کی ریاست میں اپنے انتہائی نقطہ پر پہنچ چکا ہے (فرقہ وارانہ فسادات) اور اسے تنازعہ کشمیر سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔"

(دفتری ریکارڈ سیکورٹی کونسل ص۱۱۷)

خوش آئند نتیجہ

سلامتی کونسل کے ایوان میں ہونے والے اس بحث و مباحثہ کا نتیجہ سترہ جنوری ۱۹۴۸ء کی قرارداد کی شکل میں نمودار ہوا جسے ہندوستان اور پاکستان دونوں نے تسلیم کر لیا۔"

(جموں و کشمیر کے آئین کا ارتقاء" ترجمہ ص۱۰۱ تا ۱۰۳)

عبدالسلام زرگر

ربِّ کریم ـــ ہمارا مشکل کشا

ایک واقعہ اس طرح پیش آیا کہ مجھے اپنی بیٹی کے کاغذات اور فائل لینے کے لئے جو کہ عزیزہ کی ملازمت کے سلسلے میں لانے تھے۔ لاہور سے اوکاڑہ جانا تھا اور مغلپورہ سے جہاں ہماری رہائش تھی قریب سڑک گزرتی تھی اور لاہور کے سٹیشن کے عقب کی طرف سے گزر کر سبزی منڈی کی طرف جاتی تھی اور وہاں سے ریڑھے سبزی والے گزرتے تھے تو میں نے علی الصبح گاڑی لاہور سے تقریباً چھ بجے سے پہلے لینی تھی ایک ریڑھے پر بیٹھ کر جو سبزی منڈی جا رہا تھا لاہور سٹیشن کے عقب پر اُترا اور اس کو کرایہ دیا۔ میرے پاس یکصد کا نوٹ تھا میں نے کہا ریڑھے والے کو کہ آپ مجھے یکصد کا کھلا دے دیں تو اس نے کہا کہ لے لو تو اس نے مجھے یکصد کی بجائے ڈیڑھ صد دے دیا یعنی دو نوٹ پچاس کے جڑے ہوئے وہ ایک سمجھ کر اور پانچ نوٹ دس روپے والے دے دیئے اور مجھ سے یکصد کا نوٹ لے کر چلتا بنا میں ریلوے کراسنگ کی سیڑھیاں عبور کر کے پلیٹ فارم پر پہنچا جہاں سے ایکسپریس جانی تھی تو جب میں نے رقم گنی تو پچاس کا نوٹ زیادہ تھا۔ خیر میں نے ٹکٹ لی اور اوکاڑہ چھاؤنی جا کر اپنی بیٹی کا کام کر کے واپس لاہور پہنچا لیکن مجھے اس بات کا بہت فکر اور غم تھا کہ ایک تو اس بیچارے نے مجھے بے وقت نوٹ کھلا کر کے دیا اور پھر ۵۰ روپے زیادہ دے دیئے۔ میرے پیارے خدا نہ میں اس کا نام جانوں اور نہ ہی اندھیرے میں اس کی شکل بھی پہچان سکا تو اب یہ پچاس کا نوٹ میں اس کو کس طرح واپس کروں تو کوئی سامان پیدا کر کہ یہ نوٹ اُس تک پہنچ جائے اور یہ بات میں نے جہاں میری بیٹی رہتی تھی۔ میاں چراغ محمد ندیم کو بھی کی اور کہا کہ میاں صاحب مجھے اس وقت بہت پریشانی ہے جب تک یہ نوٹ اُس ریڑھے والے تک نہ پہنچ جائے مجھے چین نہیں آ رہا ہے۔ تو میری اس بات پر اس پر اتنا اثر تھا کہ وہ کہتا کہ میاں عبدالسلام اتنا پریشان کیوں ہوتے ہو کوئی آپ نے اُس سے دھوکا سے تو نہیں لیا وہی غلطی سے دے گیا۔ زیادہ فکر نہ کرو رکھو اس کو ورنہ کہیں اس کی خیرات کر دینا۔ میں نے کہا پہلے تو میں پوری کوشش کروں گا اور دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ اسی ریڑھے والے کو مجھے ملا دے تو میں اسی کو دوں۔ خیر میں نے اسی وقت جس وقت کہ میں گھر سے اوکاڑہ جانے کے لئے نکلا تھا اسی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور ریڑھے گزرتے رہے تانگے بھی گزرتے رہے۔ جس ریڑھے والے سے پوچھوں کہ کل میں آپ کے ریڑھے پر اسٹیشن کے لئے گیا تھا تو

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

روایت: لطیف احمد صدیقی
تحریر: یوسف سہیل شوق

محترم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب

محترم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں ۱۸۹۲ء میں محترم حکیم مہربان علی صاحب کے گھر ساڈھورا ضلع انبالہ میں پیدا ہوئے۔ آپ دو بھائی۔ ڈاکٹر شفیع صاحب بڑے تھے۔ چھوٹے بھائی ڈاکٹر احسان ترک صاحب پورن نگر سیالکوٹ میں رہتے رہے۔ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب نے خود احمدیت قبول کی۔ اندازہ ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کے دور میں بیعت کی ہوگی۔ بتایا کرتے تھے کہ میں نے ۱۱ سال کی عمر میں حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کی زیارت کی اور مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے ابتدائی تعلیم ساڈھورا میں حاصل کی۔ اور ۱۹۱۴ء میں لاہور کے وٹرنری کالج سے ڈنگر ڈاکٹری پاس کی۔ اور وٹرنری اسسٹنٹ سرجن مقرر ہوئے۔ اور سرکاری ملازمت اختیار کی۔ اس ملازمت کے دوران کہوٹہ، جہلم، کبیروالا، جتوئی (ضلع مظفر گڑھ) لیہ، سرائے سدھو اور دھاری وال سمیت مختلف علاقوں میں تعینات رہے ۱۹۴۵ء میں سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہوئے۔ اس وقت آپ دھاری وال میں بسلسلہ ملازمت مقیم تھے۔ آپ نے دو شادیاں کیں۔ پہلی بیوی محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ جو ۱۹۴۶ء میں فوت ہوئیں ان کے ساتھ آپ نے ۳۲ سال کے لگ بھگ عرصہ گذارا۔ اس کے بعد آپکی دوسری شادی محترم ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب آف کرٹیانوالہ کی بڑی صاحبزادی سے ہوئی ان کے ساتھ محترم ڈاکٹر شفیع صاحب نے ۳۴ سال کا عرصہ گذارا۔ انکی وفات ۱۹۸۰ء کے لگ بھگ ہوئی۔ پہلی اہلیہ صاحبہ سے ۱۵ بچے پیدا ہوئے جن میں سے تین لڑکے اور تین لڑکیاں زندہ ہیں۔ دوسری اہلیہ محترمہ احمد بی بی صاحبہ سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

ریٹائرمنٹ کے کچھ عرصہ بعد آپکو وٹرنری ڈاکٹر کے عہدے پر ری ایمپلائی کر لیا گیا اور پنڈی بھٹیاں میں تقرری ہوئی جہاں پر پھر گویا آپ نے مستقل قیام ہی کر لیا۔ وہاں کی جماعت کے صدر منتخب ہوئے اور تادم وفات اسی عہدہ پر قائم رہے۔ صدارت کا یہ عرصہ بھی قریباً ۱۹۴۸ء سے شروع ہوتا ہے زندگی کے آخری چند سالوں میں بھی جب آپ پیرانہ سالی اور کمزوری کی وجہ سے پنڈی بھٹیاں جا نہیں سکتے تھے تب بھی جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں نے آپ کا نام برکت کی خاطر عہدہ صدارت پر قائم رکھا۔

آپ کی پنڈی بھٹیاں میں آمد کے ساتھ ہی ان دنوں ربوہ کی آبادی کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ چنانچہ آپ نے بھی ساتھ ساتھ ربوہ میں قیام کا سلسلہ شروع کر دیا۔ ربوہ میں بھی مکان حاصل کیا۔ پہلے کرائے پر مکان لے کر رہتے تھے۔ اب قریباً دس سال سے محلہ دارالنصر غربی میں اپنے مکان میں منتقل ہو گئے۔

۱۹۳۸ء میں ایک دفعہ آپ بہت سخت بیمار ہو گئے۔ علاج وغیرہ کے لئے قادیان آ گئے۔ بیماری اور کمزوری اس درجہ شدید تھی کہ خطرہ تھا کہ آپ زندہ نہ رہ سکیں گے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ہومیوپیتھی دوا بھی دیتے تھے۔ آپ حضور کا پس خوردہ کھانا بھی کھاتے تھے۔ حضور کی طرف سے محترمہ مائی کاکو صاحبہ کھانا پہنچاتی تھیں۔ جب کبھی اس دوران دعا کے لئے حضور امام جماعت احمدیہ الثانی کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور اپنا بابرکت ہاتھ آپ کے جسم پر پھیرتے۔ محترم ڈاکٹر شفیع صاحب بتایا کرتے تھے کہ جب حضور مجھ پر ہاتھ پھیرتے تو مجھے یوں لگتا تھا کہ بجلی کی ایک رَو میرے اندر چل رہی ہے۔ اس بابرکت وجود کی توجہ اور دعا سے محترم ڈاکٹر صاحب اس شدید خطرناک بیماری سے شفایاب ہو گئے اور واپس اپنی ڈیوٹی پر چلے گئے۔

محترم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب کو اللہ تعالیٰ نے قبولیت دعا کی خاص برکت سے نوازا تھا۔

لوگ دور دور سے آکر آپ کو دعاؤں کے لئے کہا کرتے تھے۔ آپ کہتے میں تو بستر پر لیٹا رہتا ہوں اور دعائیں کرتا رہتا ہوں۔ میرا خدا جو مجھے بتا دیتا ہے وہ میں لوگوں کو بتا دیتا ہوں۔

آپ بہت نرم دل اور محبت کرنے والے وجود تھے۔ ہر ملنے والا شخص یہی سمجھتا کہ اس کے ساتھ ہی آپکو خصوصی تعلق ہے۔

وفات سے چند دن قبل گر جانے کی وجہ سے آپ کو چوٹ آئی۔ آپکو فضل عمر ہسپتال لے جایا گیا جہاں آپ کی طبیعت بہتر ہو گئی۔ مگر گھر آنے کے ایک ہفتہ بعد وفات پا گئے۔

محترم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب بیحد شفیق وجود تھے۔ ادارہ الفضل میں گاہے گاہے تشریف لاتے رہتے تھے اور سب اراکین کو اپنی دعاؤں سے نوازتے تھے۔ انکی آمد اراکین الفضل کے لئے بیحد خوشی اور طمانیت کا موجب ہوتی تھی۔

آخر میں احباب سے درخواست ہے کہ جن احباب کو محترم ڈاکٹر شفیع صاحب کے بارے میں بعض اہم قابل ذکر واقعات کا پتہ ہو جن میں قبولیت دعا وغیرہ کے واقعات قابل ذکر ہیں، وہ براہ کرم خاکسار (لطیف احمد صدیقی) کو مکان نمبر ۲/۱۴ دارالنصر غربی ربوہ کے پتہ پر اطلاع دیں۔ خاکسار کا ارادہ ہے کہ محترم والد صاحب کے حالات پر مشتمل ایک کتاب شائع کی جائے۔ میں احباب کے تعاون کا بیحد ممنون ہوں گا۔

نفسیات

جمیل اپنے گھر کے صحن میں کرسی پر بیٹھا کسی کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا۔ یوں لگتا تھا کہ کتاب خاصی دلچسپ ہے کیونکہ پڑھتے پڑھتے بار بار اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آجاتی گویا وہ اس سے خوب لطف اندوز ہو رہا تھا۔ پھر کچھ دیر کے بعد اسے کاغذ جلنے کی بو آئی اور اس سے تھوڑی دیر بعد اس نے دیکھا کہ پاس والے گھر سے دھواں اس کی طرف آ رہا ہے۔

کچھ دیر تو اس نے صبر کیا پھر وہ زچ ہو گیا اور کہنے لگا یہ ہمسایے کچھ ایسے ہیں کہ ہمیں تنگ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ اب یہ دھواں بھی ہماری ہی طرف انہوں نے بھیجنا تھا۔ اتنے میں اس کا چھوٹا بھائی جو کہیں پیچھے کھڑا اس کے یہ کسی قدر بلند آواز میں کہے گئے خیالات سن رہا تھا۔ وہ قریب آکر کھڑا ہو گیا اور اس نے دیکھا کہ کچھ دیر بعد دھوئیں کا رخ کسی دوسری طرف مڑ گیا ہے تو وہ اپنے بھائی جان سے کہنے لگا۔ گستاخی معاف! آپ ہمسائے کے لوگوں کو برا بھلا کہہ رہے تھے۔ لیکن شاید آپ یہ بھول گئے کہ دھوئیں کا رخ گھر والے نہیں موڑا کرتے بلکہ ہوا موڑا کرتی ہے۔ ہوا اس طرف کو چل رہی تھی تو دھواں اس طرف آ گیا۔ اب ہوا نے اپنا رخ بدل لیا ہے تو دھواں دوسری طرف چلا گیا ہے۔ یہ بات سن کر جمیل کچھ جھینپ سا گیا۔ اسے محسوس ہوا کہ اس نے اپنے ہمسائے میں رہنے والے لوگوں سے زیادتی کی ہے اسے ان کے متعلق ایسی باتیں نہیں سوچنی چاہئیں۔ پھر اسے یہ بھی خیال آیا کہ دراصل یہ نتیجہ ہے اس بات کا کہ میں کتاب سے اس قدر لطف اندوز ہو رہا تھا کہ اسی میں مگن تھا اور میں یہ بالکل بھول گیا کہ دھواں اس گھر والے میری طرف نہیں بھیج رہے بلکہ ہوا کا رخ دھوئیں کو میری طرف لا رہا ہے

۲۔ حامد کی والدہ کچھ دنوں اپنے بیٹے کے پاس رہنے کے لئے آئی تو اس نے دیکھا کہ اس کی بہو بہت زیادہ مصروف رہتی ہے۔ اس کا ہاتھ بٹانے کے لئے اس نے کچن میں تھوڑا بہت کام شروع کر دیا اور پھر آہستہ آہستہ وہ مزید کام کرنے لگی حتیٰ کہ کچن کا سارا کام اس نے اپنے سر لے لیا۔ وہ تو سمجھتی تھی کہ وہ اپنی بہو کی مدد کر رہی ہے لیکن اس نے دیکھا کہ بہو اس سے کچھ ناراض رہنے لگی ہے۔ اس نے اس بات پر بہت غور کیا لیکن وہ سمجھ نہ سکی کہ بہو ناراض کیوں ہے ایک دن اس نے سنا کہ بہو اپنے خاوند سے کہہ رہی ہے کہ دیکھا آپ نے آپ کی امی نے آکر تو مجھے بیکار ہی کر دیا ہے۔ گویا مجھے تو کچھ کرنا ہی نہیں آتا۔ بھلا یہ کب تک اس گھر میں کام کرے گی۔ مجھی کو کام کرنا ہے۔ ساس نے بہو کی بات سنی تو تہیہ کر لیا کہ اب وہ گھر کے کسی کام کو ہاتھ نہیں لگائے گی۔ اپنے دل ہی میں سوچنے لگی کہ میں تو بہو کی مدد کرنے کے لئے یہ سارے کام کرتی تھی اسے خدا جانے کیوں یہ خیال پیدا ہو گیا کہ میں نے گویا اسے کچن سے بے دخل ہی کر دیا ہے۔ چلو اچھا ہوا اب یہ خود ہی سارے کام کرے۔ بہو نے سارے کام کرنے شروع کر دیئے اور وہ خوش بھی ہو گئی۔

۳۔ کہتے ہیں کوئی خاص موقعہ تھا خاوند نے چیک بک بیوی کے سامنے رکھ کر کہا۔ لو جو چاہو لکھ لو۔ میں تمہیں بلینک چیک دے رہا ہوں۔ پھر نہ کہنا کہ میں نے کافی رقم نہیں

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم عطاء الحی باجوہ صاحب لاہور سے لکھتے ہیں:

امید ہے آپ ہر طرح سے بخیریت ہوں گے۔ سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ہمارا اشتہار/اعلان نمایاں طور پر شائع کیا۔ لیکن اس سے پہلے میں اپنا تعارف کرادوں تو بہتر ہے۔ میں حلقہ انجینئرنگ یونیورسٹی سے زعیم خدام الاحمدیہ ہوں اور سیکنڈ ایر سول انجینئرنگ کا طالب علم ہوں۔ آپ سے اس اعلان کے سلسلے میں ملاقات ہوئی تھی اور آپ نے از راہِ شفقت شائع کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اب اس کا اثر دیکھیئے کہ چھ احمدی طلباء نے جو کہ اس سال داخلہ لے رہے ہیں ہم سے رابطہ کیا ہے۔ بصورت دیگر وہ UN-NOTICED ہی رہ جاتے گذشتہ سے پیوستہ سال بھی اسی وجہ سے ہماری تعداد کافی بڑھی۔

علاوہ ازیں آپ نے جو ہدایات ارشاد فرمائی تھیں۔ میں ان پر بھی عمل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اخبارات میں مراسلے شائع کرانے کا سلسلہ بھی شروع کر رہا ہوں امید ہے آپ آئندہ بھی اپنے گرانقدر مشوروں سے نوازتے رہیں گے۔

اگر آپ اس خط کا ذاتی طور پر جواب دے سکیں تو میری خوش نصیبی ہوگی

حال ہی میں یونیورسٹی کے مختلف شعبہ جات کی MERIT LIST موصول ہوئی ہیں یہ میں ارسال کر رہا ہوں کسی قریبی اشاعت میں جگہ دے کر ممنون فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔ فقط

ایک اہم اطلاع

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور میں سیشن ۹۳ء میں داخلے کے لئے مختلف شعبہ جات کا میرٹ پہلی لسٹ کے مطابق درج ذیل ہے۔

ڈیپارٹمنٹ	لاہور کیمپس	ٹیکسلا کیمپس
۱۔ الیکٹریکل انجینئرنگ	۸۹۴	۸۸۳
۲۔ سول "	۸۶۱	۸۴۶
۳۔ مکینیکل "	۸۵۵	۸۴۲
۴۔ کیمیکل "	۸۳۸	-
۵۔ پٹرولیم "	۸۳۷	-
۶۔ آرکیٹیکچر "	۸۳۳	-
۷۔ میٹلرجیکل "	۸۲۸	-
۸۔ مائننگ "	۸۲۱	-
۹۔ سٹی اینڈ ریجنل پلاننگ (CRP)	۸۱۹	-

تمام نئے آنے والے دوست عبد القدیر اعوان صاحب (۵۲۔ محمود غزنوی ہال) سے ملیں۔

مختصرات

مکرم منور احمد قاسم صاحب ابن محترم چوہدری عبد الرشید نذیری صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ سے لکھتے ہیں:

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لندن تشریف لے جانے کے بعد حضور کے دیدار سے محرومی کا کسی قدر ازالہ حضور کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں کے ذریعے حضور کے خطبات و تقاریر سن کر کیا جاتا تھا۔ جس سے تشنگی دور نہ ہوتی تھی۔ لیکن ۱۹۹۲ء کے آخری چند ماہ اور پھر جلسہ سالانہ قادیان کے خطابات تو گویا حضور کے پیاروں کے لئے رحمتوں کی ایک نئی نوید تھا۔ اور تو اور انٹرنیشنل بیعت نے تو دلوں کو ایک اور ہی عالم میں داخل کر دیا۔ اس سے پہلے ایسا سندر نظارہ کب دیکھا تھا۔

بقیہ: صفحہ ۳

دہشت گردی ہیں اور ان لوگوں کی مدد میں جو اپنی آزادی کے طالب ہیں اور وہ مدد بھی سفارتی، سیاسی اور اخلاقی ہے۔ ان دونوں میں تمیز کی جائے۔ کشمیری لوگ اقوام متحدہ کے چارٹر کی حمایت کرتے ہیں اور اسی کے مطابق وہ اپنے حقوق کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس لئے انہیں کسی طرح دہشت گرد قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ان سرکاری ذرائع نے بتایا ہے کہ ہم نے امریکہ کی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ کوئی ایسا ثبوت فراہم کرے جس سے پاکستان کو دہشت گرد قرار دینے کا سوال پیدا ہوتا ہے۔

بقیہ: صفحہ ۴

وہ انکار کر دے پھر دوسرے دن بھی میں نے ایک گھنٹہ تک یہی عمل کیا۔ اور پھر میں نے آخر ایک ریڑھے والے سے پوچھا کہ آج کم ریڑھے گزر رہے ہیں تو وہ کہنے لگا کہ باباجی یہاں لاہور میں عید کے بعد ایک ٹرد کی چھٹی ہوتی ہے اور اس طرح تین چھٹیاں ہیں اور تین دن منڈی بند ہے اس لئے اب پرسوں پھر منڈی میں جانے والے ریڑھے چلیں گے تو اس طرح مجھے پتہ چلا۔ اور دوسرے دن بھی ایک گھنٹہ سخت سردی میں جنوری کے شروع کی بات تھی۔ انتظار کے بعد واپس آیا تو میاں ندیم نے پوچھا کہ ملا ہے ریڑھے والا میں نے کہا کہ نہیں یہ بات ہے کہ تین چھٹیاں آگئی ہیں۔ تو پھر جس دن منڈی کھلی میں اسی ٹائم پر جا کر کھڑا ہو گیا اور وہ ریڑھے والا گزرا میں نے ہاتھ دیا وہ رک گیا میں نے کہا بھائی تین دن قبل میں ایک ریڑھے پر سٹیشن پر جانے کے لئے سوار ہوا تھا اور اسی سے یکصد کا نوٹ کھلا کروایا تھا بس یہاں تک پہنچا تو وہ کہنے لگا کہ باباجی ایک نوٹ پچاس کا میں نے آپ کو فالتو دے دیا تھا تو میں نے وہی نوٹ اس کو دیا اور کہا کہ میں تو تین دن سے آپ کی تلاش میں تھا اور بے تاب تھا کہ آپ مجھے ملیں اور یہ نوٹ میں آپ کو واپس دوں اس نوٹ نے تو میری نیند بھی بے خوابی میں بدل دی تھی تو اس طرح وہ میرا شکریہ ادا کرتا ہوا چلا گیا اور میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوا واپس گھر لوٹا جہاں میری بیٹی رہتی تھی اور ہنستے مسکراتے میں نے میاں ندیم صاحب کو بات سنائی کیونکہ ہمارے اندر داخل ہوتے کا ایک ہی دروازہ تھا اور گیلری سے گزر کر ہم سیڑھیوں سے اوپر اپنے گھر چلے جاتے اور آتے جاتے سلام کر کے جاتے تو جب میں اندر داخل ہوا تو ان کو یہ بات خوشی سے سنائی تو وہ کہنے لگا کہ میاں صاحب آپ پہلے آدمی ہیں کہ اتنی پریشانی میں آپ مبتلا رہے اور جب تک آپ نے یہ نوٹ اصل مالک تک پہنچا نہیں لیا آپ کو چین نہیں آیا۔ میں نے کہا کہ بس ہمیں کچھ تعلیم ہی ایسی ملتی رہتی ہے اور یہ خدا کا فضل ہے کہ ہم کسی کا مال ناجائز طور پر اپنے پاس آنا پسند نہیں کرتے اب خدا کے فضل سے چین سے سوؤں گا اور ساتھ اس خدا تعالیٰ، رب کریم مشکلکشا کا شکریہ بھی ادا کروں گا کہ جس نے میری دعا اور تگ و دو میں مجھے کامیابی عطا کی اور یہ نوٹ پچاس کا اصل مالک تک پہنچا دیا۔

بقیہ صفحہ ۵

دی۔ لکھ لو جو چاہو۔ بیوی نے خاوند کی طرف دیکھا تو ایسے لگتا تھا کہ اس کی آنکھوں میں آنسو ہیں۔ خاوند حیران ہو کر بولا۔ کیا بات ہے۔ آج خوشی کا دن ہے۔ میں تحفے کے طور پر تمہیں ہر وہ رقم دینے کے لئے تیار ہوں جو خود اپنے ہاتھ سے اس چیک بک پر لکھ لو۔ بیوی نے ڈبڈباتی آنکھوں سے پھر ایک دفعہ خاوند کی طرف دیکھا اور کہا مجھے روپے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آج خوشی کا دن ہے اگر آپ خود بازار جا کر میرے لئے کوئی چیز خرید لاتے تو مجھے کتنی خوشی ہوتی۔ روپیہ تو میرے پاس ہے اور وہ سارا آپ ہی کا ہے میں نے کبھی روپیہ نہیں مانگا لیکن اس بات سے مجھے یقیناً خوشی ہوتی کہ آپ خود بازار جا کر میرے لئے کوئی تحفہ خرید کر لاتے چاہے وہ تحفہ بالکل معمولی سی قیمت کا ہوتا۔

(ل۔ س)

لجنہ اماء اللہ اور تحریک جدید

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنات اماء اللہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑی لگن کے ساتھ مقدور بھر حصہ لیتی ہیں لیکن دفتر ہذا سے رابطہ نہ رکھنے کے باعث انکی محنت اور حسنِ تنظیم کا صحیح اندازہ نہیں ہوتا۔ البتہ جب خاکسار جماعتوں میں دورہ کے ایام میں ان سے رابطہ قائم کرتا ہے تو ان کی تنظیم کی خوبی اور محنت کا پتہ لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ کیا ہی اچھا ہو اگر ساری لجنات اپنی تحریک جدید سے متعلق مساعی کے نتائج سے دفتر ہذا کو بھی مطلع فرمایا کریں۔ خصوصاً یہ اطلاع کہ کل تعداد میں سے کتنی بہنیں معاونین خصوصی میں شامل ہیں تو حضور انور کی خدمت میں دعائیہ فہرست بھجوانے میں آسانی ہو جائے گی۔ بہنوں کے لئے معاونین خصوصی کا معیار بھی کوئی مشکل نہیں۔ کم از کم پانچ سو روپیہ سال بھر میں دینا ہوتا ہے۔ امید ہے زیادہ سے زیادہ بہنیں اس مبارک صف میں شامل ہونے کی سعی فرمائیں گی۔

وکیل المال اول
تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

○ مکرم طارق محمود صاحب کھوکھر مربی سلسلہ کرونڈی ابن مکرم دین محمد صاحب کا نکاح مورخہ یکم جنوری ۹۳ء کو مکرم عبد المجید صاحب طاہر مربی سلسلہ نواب شاہ نے بیت الذکر کرونڈی میں ہمراہ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ بنت نصیر احمد صاحب (کرونڈی) بعوض حق مہر دس ہزار روپے پڑھایا۔

○ مکرم چوہدری نصیر احمد عامر صاحب ابن چوہدری محمد احمد منیر صاحب بہلولپوری کا نکاح عزیزہ صائمہ خالدہ بنت چوہدری خالد محمود صاحب آف چھور چک نمبر ۱۱۷، حال جرمنی سے مبلغ ۲۵۰۰۰ کرونر حق مہر پر مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب نیشنل امیر ناروے نے یکم جنوری ۹۳ء کو پڑھایا۔

○ مکرم سہیل انور صاحب ابن مکرم میاں محمد اکرم صاحب ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ کا نکاح ہمراہ محترمہ کوکب سلطانہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صراف صدر جماعت احمدیہ ڈسکہ بعوض ۵۰ ہزار روپے حق مہر مورخہ ۱۸ دسمبر ۹۲ء کو مکرم حفیظ احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے ڈسکہ کوٹ میں پڑھایا۔

احباب ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

تقریب شادی

○ مکرم خرم نسیم صاحب ابن مکرم شعبان احمد صاحب نسیم کی شادی محترمہ ماریہ جان صاحبہ بنت مکرم حکیم انوار احمد جان صاحب سے ۳۰ دسمبر ۹۲ء کو بخیر و خوبی سر انجام پائی۔ اگلے روز ۳۱ دسمبر ۹۲ء کو مکرم شعبان احمد صاحب نسیم نے اپنے گھر "نوشاہی منزل امیر پارک گوجرانوالہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جسمیں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعث برکت بنائے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مظفر محمود احمد صاحب مربی سلسلہ آف سپین کو مورخہ ۲۸ دسمبر ۹۲ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام "عاطف محمود" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم میاں عارف محمد صاحب کا پوتا اور مکرم خلیل احمد باجوہ صاحب آف جرمنی کا نواسہ ہے۔

○ مکرم منصور احمد صاحب کوکب حال جرمنی ابن مکرم مسعود احمد صاحب سوہاوی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۹ جنوری ۹۳ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جو مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب کاہلوں کا نواسہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام قیس احمد کوکب عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے۔

○ مکرم عبد الصبور خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۴ جنوری ۹۳ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جسکا نام "شمائلہ صبور" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم عبد الرشید خان صاحب (دار العلوم غربی ربوہ) کی پوتی اور مکرم صوبیدار شمس الدین صاحب کی نواسی ہے۔

○ مکرم مبشر احمد صاحب کارکن دار الضیافت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۹ جنوری ۹۳ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ بیٹی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت عطیۃ المصور نام تجویز فرمایا ہے

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ملک امتیاز احمد کھوکھر کو ۳۱ دسمبر ۹۲ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمد یحییٰ نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مرزا عبد الحمید صاحب کا نواسہ اور مکرم ملک بشیر احمد صاحب پٹواری مدرسہ چٹھہ کا پوتا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

○ مکرم منصور احمد صاحب چٹھہ مربی سلسلہ کو خدا تعالیٰ نے ۱۹ دسمبر ۹۲ء کو اپنے فضل سے پہلے بیٹے سے نوازا ہے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام ازراہ شفقت "عادل احمد" تجویز فرمایا ہے نومولود مکرم مسعود احمد صاحب چٹھہ چک نمبر ۴۰ جنوبی ضلع سرگودھا کا پوتا اور مکرم محمد حنیف صاحب باجوہ فیکٹری ایریا کا نواسہ ہے۔

احباب ان بچوں کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

مکرم رانا محمد ارشد خانصاحب ایک ہفتہ سے بعارضہ یرقان بہت زیادہ بیمار ہیں اور الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم شریف احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ۔ باٹا پور لاہور چند روز سے چھاتی پر کاربنکل پھوڑے کے عارضہ میں مبتلا ہیں

○ مکرم عبد الحئی خان صاحب ابن ملک عبد المالک خان صاحب سابق صدر حلقہ سول لائنز لاہور جگر میں ٹیومر کی وجہ سے کافی عرصہ سے علیل ہیں۔ ریاست ٹیکساس امریکہ کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم محمد اسحاق صاحب چونترہ ضلع راولپنڈی کی اہلیہ کے پتہ کا کامیاب اپریشن مورخہ ۱۳ جنوری ۹۳ء کو بروز بدھ فوجی فاؤنڈیشن راولپنڈی میں ہوا۔ پتہ سے دو عدد پتھریاں نکلی ہیں اور صحت بھی خدا کے فضل سے بہتر ہو رہی ہے۔

○ مکرم محمد شریف صاحب فیصل آباد ایک ماہ سے علیل ہیں۔

○ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ آف سمندری ضلع فیصل آباد بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔

○ مکرم ملک محمد الدین صاحب خادم سابق کارکن کمیٹی آبادی تحریک جدید قادیان جلسہ سالانہ سے واپسی پر بیمار ہو گئے تھے۔ آج کل فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرمہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم ظہیر الدین محمد صاحب دار النصر غربی ہفتہ بھر سے بیمار ہیں کمزوری زیادہ ہے

احباب ان سب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

دعائے نعم البدل

○ مکرم ندیم خالد رانا صاحب ٹیچر ناصر ہائی سکول بصے گیمبیا ابن مکرم محمد خان رانا صاحب ایڈووکیٹ بہاولنگر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲ جنوری ۹۳ء کو بیٹا عطا فرمایا تھا۔ جو ابتدا ہی سے بیمار رہا اور بالآخر ۱۵ جنوری ۹۳ء کو وفات پا گیا۔ پچھلے سال گیمبیا میں بیٹی تولد ہوئی تھی جو چھ گھنٹے زندہ رہنے کے بعد وفات پا گئی تھی۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نعم البدل عطا فرمائے۔

بقیہ: صـ۸

اور سندھ میں نہروں کی بندش لوڈ شیڈنگ کے خاتمہ میں واحد رکاوٹ ہے جس کے باعث حکومتی محصولات میں کروڑوں روپے کی کمی واقع ہو گئی ہے اور ملکی معیشت کو زبردست دھچکا لگا ہے۔

○ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ نے وفاقی شرعی عدالت کے خاتمہ کا مطالبہ کر دیا۔ مزید اس تحریک نے کہا ہے کہ عدالت مخصوص نکتہ نظر سے استفادہ کرنے تک محدود ہو گئی ہے۔ پارلیمنٹ کی بالادستی کا تصور بھی مجروح ہوا ہے۔

○ وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ ضیاء دور میں لاکھوں غیر ملکیوں کو پاکستانی پاسپورٹ جاری کیے گئے ان میں افغان، بنگلہ دیشی اور برما کے باشندے شامل تھے۔ آئندہ ایسے پاسپورٹ جاری نہیں کیے جائیں گے۔

○ وسیم اکرم کو قومی کرکٹ ٹیم کا کپتان بنا دیا گیا ہے۔ وہ شارجہ جنوبی افریقہ ویسٹ انڈیز میں ٹیم کی قیادت کریں گے۔ وقار یونس نائب کپتان ہوں گے۔ بتایا گیا ہے کہ وسیم اکرم کو کپتان بنانے کا فیصلہ متفقہ طور پر ہوا۔

○ عمران خان نے کہا ہے کہ پاکستان ہر قیمت پر ایٹم بم بنائے۔ امریکی امداد بند ہو جانے سے قیامت نہیں آجائے گی۔ قوم ایک وقت کھا لے لیکن عزت سے زندہ رہنے کا گر سیکھ لے۔ پاکستان کی امداد بند ہو جانے اور کھل جانے کی خبریں پڑھ کر شرم آتی ہے۔

○ امریکی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ عراق دوبارہ میزائل ممنوع فضائی علاقے میں منتقل کر رہا ہے اور کہ کوئی حتمی فیصلہ کرنا قبل از وقت ہوگا۔ صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے کارروائی کی جائے گی۔ مزید انہوں نے کہا کہ صدام کے جانے سے ہی اقوام متحدہ کی قرارداد پر عمل ہو سکتا ہے۔ صدام کی جگہ ان کی پالیسیوں پر عمل کرنے والا شخص آ گیا تو یہ کوئی کامیابی نہیں ہو گی۔

○ بنگلہ دیش کی اپوزیشن لیڈر شیخ حسینہ واجد پر جلسے کے دوران گولیوں اور بم سے حملہ کیا گیا۔ بتایا گیا ہے کہ چٹاگانگ میں جلسے سے خطاب ختم کیا تو شیخ پر گولیوں کی بارش شروع ہو گئی۔ بم بھی پھینکا گیا لیکن حسینہ واجد بال بال بچ گئیں۔ اگرچہ ۲۰ دیگر افراد زخمی ہو گئے

تریاق اٹھرا — فی ڈبی -/۱۵
نور کاجل — فی شیشی -/۵
نور نظر — اولاد نرینہ کیلئے فی کورس -/۶۲۵
زد جام عشق — ۳۰ گولی -/۳۰۰
اکسیر معدہ — -/۸ -/۱۵ -/۳۰
قند شفا — نزلہ زکام دور کرنے کیلئے -/۱۰
حب سعال — کھانسی اور خراش گلو کیلئے -/۱۰
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ — گولبازار - ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۶ جنوری۔ موسم سرد ہے۔ اگرچہ دھوپ پوری طرح نکلتی ہے۔

○ ایک پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ اقتصادی ترقی بہت ضروری ہے اور یہ ترقی جلد جلد ہونی چاہیئے لیکن ایشیا اور بعض دیگر علاقوں سے غربت کو دور کرنے کے لئے یہ کافی نہیں ہے۔

○ برطانیہ کے وزیر خارجہ ڈگلس ہرڈ نے کہا ہے کہ ۱۹۹۲ء میں انہوں نے پاکستان اور ہندوستان کا دورہ کیا تھا اور وہ اس دورے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے تھے کہ مسئلہ کشمیر جلد از جلد حل ہونا چاہیئے اور پاکستان اور ہندوستان کی حکومتیں آپس میں گفتگو کر کے اس کا حل تلاش کریں۔

○ شاہ فہد نے افغانستان کے لیڈروں کو دعوت دی ہے کہ وہ سعودی عرب آئیں اور افغانستان کے اندرونی جھگڑوں کے حل کے لئے وہ اور سعودی عرب مل جل کر کوشش کریں۔ پاکستان کے وزیر اعظم نے شاہ فہد کی اس دعوت کو سراہا ہے۔

○ سندھ کی اسمبلی نے بہاریوں کی بنگلہ دیش سے پاکستان واپسی کے متعلق بحث شروع کر دی ہے۔ بعض لوگوں نے مہاجر قومی موومنٹ کے اراکین سے اپیل کی ہے کہ وہ اس بات پر احتجاج کریں۔ حکومت کے اراکین بہاریوں کو واپس لانے کے مسئلے پر سب کے سب متفق نہیں ہیں۔

○ بتایا گیا ہے کہ بوسنیا میں عورتوں سے زیادتی کے واقعات پہلے سے زیادہ ہونے لگے ہیں۔ تینوں جھگڑا کرنے والے گروہ اس بات میں ملوث ہیں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے کہا ہے کہ سربیا کے لوگوں کو اس جرم سے بری کہا جا سکتا ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیموں نے کہا ہے کہ اگرچہ تعداد تو نہیں بتائی جا سکتی لیکن جرم مسلسل کیا جا رہا ہے۔

○ امریکہ کے صدر بل کلنٹن کو صدارت کا عہدہ سنبھالنے پر مختلف حکومتوں نے جو پیغامات بھیجے ہیں ان کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ خاصے پرامید ہیں۔ خیال ہے کہ بل کلنٹن بش کی پالیسیوں سے کس قدر اختلاف کرتے ہوئے دنیا بھر میں امن کے قیام کی کوششوں کو اپنی نہج پر چلائیں گے۔

○ ماحولیات اور شہری امور کے وفاقی وزیر انور سیف اللہ خان نے کہا ہے کہ طویل مارشل لاء کے بعد ملنے والی جمہوریت کو قبول کرنے میں ابھی وقت لگے گا۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ وزارتوں کو کم کرنے کا مسئلہ جوں کا توں ہے۔ موٹر وے کے ساتھ جدید سہولتوں سے آراستہ نئے شہر بسائے جائیں گے۔ پولیس کے متعلق انہوں نے بتایا ہے کہ صرف چند لوگ برے ہیں۔

○ وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ ماضی میں سیاسی مصلحتوں کے تحت سندھ میں دہشت گردی پھیلائی جاتی رہی اور کہ ملک میں موجود ۷۔۸ لاکھ غیر ملکیوں کا پتہ چلانے کے لئے سروے کیا جا رہا ہے۔ حیدرآباد میں گفتگو کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ انہیں ملازمتیں دینے والوں کے خلاف بھی سخت کارروائی ہوگی۔

○ وفاقی وزیر خزانہ مسٹر سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ پاکستان کے اندر بحران اور باہر سے خطرات ہیں ملک کا مستقبل تشویشناک ہے انہوں نے مزید کہا کہ ایماندار محب وطن اور فرض شناس افراد کی تعداد کم ہو رہی ہے۔ سیاسی نظام پر مسلح افواج جاگیرداروں اور بیوروکریسی کی بالادستی ہے ہر چیز اپ سیٹ ہے۔ ہم یہ کہہ کر مطمئن ہو جاتے ہیں کہ معاشرہ خراب ہے۔

○ بتایا گیا ہے کہ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ جمہوری تقسیم میں پریس کو ضرورت سے زیادہ کردار نہیں دیا جا سکتا۔ جمہوری نظام میں پریس کے جمہوری تنقید کا حق تسلیم کرتے ہیں لیکن اسے انتخابی مینڈیٹ پر حملہ کرنے کے لئے حد سے زیادہ نہیں گذرنا چاہیئے انہوں نے مزید کہا ہے بیروزگاری ناخواندگی بھوک غربت اور سماجی عدم مساوات کا خاتمہ میری اولین ترجیح میں شامل ہے۔ اور کہ ہم ایسی قوم بن جائیں جو سندھی پنجابی بلوچی مہاجر پٹھان کی بجائے پاکستانی کہلانے میں فخر محسوس کرے مزید یہ کہ ملکی حالات پر نظر ڈالنے سے انتہائی مایوس کن تصویر ابھرنے لگتی ہے۔ دوسری قومیں چاند پر پہنچ گئیں ہم اب تک مختلف سیاسی مفادات کے پیچھے پڑے ہیں۔ یہ سب باتیں آپ نے اسلام آباد میں میر خلیل الرحمن مرحوم کی یاد میں منعقدہ سیمینار میں اپنے خطاب میں کہیں۔

○ اطلاعات و نشریات کے وفاقی وزیر نے کہا ہے کہ وزیر اعظم کی ہدایت ہے کہ پریس کی تعمیری تنقید کی راہ میں رکاوٹیں حائل نہ کی جائیں۔ استحکام پاکستان کا مقصد حاصل کرنے کے لئے جمہوری اداروں کو مضبوط اور مستحکم بنایا جانا چاہیئے۔

○ وفاقی حکومت نے بھل صفائی مہم ختم کرنے کا حکم دے دیا ہے پنجاب

باقی ص۷ پر

افتتاح۔ افتتاح۔ افتتاح

ماڈرن شوز سٹور اقصیٰ روڈ ربوہ

باٹا۔ سروس اور پرائیویٹ

اعلیٰ کوالٹی کی ضمانت کے ساتھ

یکم فروری ۹۳ء ۳ بجے سہ پہر سے افتتاحی تقریب سے خدمت کا آغاز۔ احباب سے کاروبار میں برکت کیلئے دعا کی درخواست ہے

HOMEO COURSES ہومیو پیتھک کورسز

INTERNATIONAL NAME	قیمت	اردو نام
ASTHMA COURSE	۶۵/-	دمہ کورس
BODY BUILDING COURSE	۱۰۰/-	باڈی بلڈنگ کورس
DIABETES COURSE	۸۰/-	شوگر کورس
DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-	چھوٹا قد کورس
EYESIGHT COURSE	۸۵/-	کمزوری نظر کورس
HYPERTENTION COURSE	۱۸۰/-	ہائی بلڈ پریشر کورس
KIDNEY STONE COURSE	۱۸۵/-	پتھری گردہ کورس
LEUCODERMA COURSE	۱۰۰/-	پھلبہری کورس
MYOPIA COURSE	۸۵/-	کمزوری نظر دور کورس
OBESITY COURSE	۷۵/-	موٹاپا کورس
PILES COURSE	۴۵/-	بواسیر کورس
STERILITY COURSE	۱۰۰/-	بانجھ پن کورس
T. B. COURSE	۵۰/-	تپدق کورس

ان کے علاوہ ۷۶ کیوریٹو ہومیو پیتھک کورسز کا رسالہ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر براہ راست منگوا سکتے ہیں

سٹاکسٹ:۔ کراچی صدر: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ۔ کنری: بلال میڈیکل سٹور۔ ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین۔ صدر بازار۔ فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار۔ لاہور: شیراز میڈیکل سٹور یو ہڑ والا چوک، کیوریٹو سٹور۔ اچھرہ شاپنگ سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس۔ گوجرانوالہ: حافظ ہومیو پیتھک سٹور سیالکوٹ روڈ اور ہیڈ برج۔ سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس۔ ریلوے روڈ۔ منڈی بہاؤالدین: اسراری دواخانہ کمیٹی بازار۔ حویلیاں: ہومیو ڈاکٹر عبدالرشید تسلیم ڈاکخانہ روڈ حویلیاں۔ واہ کینٹ: طیب ہومیو پیتھک کلینک۔ انوار چوک بہاولپور: طارق ہومیو میڈیسن کمپنی شاہدرہ بہاولپور۔ میاں چنوں: محمد رفیق ہومیو سٹور نشتر روڈ۔ کوئٹہ: ہومیو ڈاکٹر منیر الحسن۔ غلام نبی روڈ۔ پشاور: الشفاء ہومیو سٹور سکندر پورہ۔ شعیب کارپوریشن کیمسٹ ہسپتال روڈ۔ شیخوپورہ: لاثانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ۔ ساہیوال: ڈاکٹر فقیر محمود۔ میاں ہسپتال ہائی سٹریٹ۔ راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ۔ ربوہ پاکستان فون ۷۷۱ / ۶۰۶

پتہ